بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین ......

اداریہ

ماہ صیام اور معاملاتِ امت

مجلہ فقہ اسلامی میں ہمارا موضوع فقہ المعاملات ہے چنانچہ ہم ہر تقریب وتہوار، ماہ وسال اور شب وروز کو معاملات کے تناظر میں دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں ......

ماہِ صیام ایک بار پھر اپنی مکمل آب وتاب سے جلوہ جگر ہے ......اور اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم سے ہمیں اس کی سعادتیں نصیب ہو رہی ہیں ایامِ رمضان میں عبادات پر عام دنوں سے زیادہ توجہ مرکوز رہتی ہے غالباً اس کا سبب قرآن وسنت میں مذکور اس ماہ کی عبادات پر اجر میں خاص اضافہ کی نویدیں، اور قیدِ شیاطین کی ڈھارس ہے، مساجد کو اس ماہ میں آباد دیکھ کر دل باغ باغ ہوتا ہے۔لیکن یہ خوشی اس وقت کافور ہو جاتی ہے جب ہم عبادات میں اہل ایماں کی کثرت دیکھتے ہیں مگر معاملات میں کوئی واضح فرق محسوس نہیں ہوتا ......

الٰہی یہ کیا ماجرا ہے کہ مسجدیں آباد ہیں، عبادت عروج پر ہے، لیکن معاملات تقریباً جوں کے توں ہیں، حالانکہ معاملات کے بارے میں بھی صاحبِ قرآن نے بڑی صراحت کے ساتھ ہدایات دی ہیں ۔ یہاں تک کہ **من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه** یعنی روزہ دار اگر جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ ﴿سننِ ترمذی﴾

مگر ایسے صریح احکامات کے باوجود ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس بار بھی رمضان المبارک میں جھوٹ ، بہتان ، اور غیبت میں کوئی کمی نہیں آئی ہر روز اخبارات بڑے بڑے لیڈروں ، سرکاری اہل کاروں اور سربراہانِ مملکت کے جھوٹ اور بہتان جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کر رہے ہے۔قتل وغارت گری میں کوئی فرق نہیں پڑا ، قاتلانہ حملوں میں کئی لوگ مارے جا چکے ہیں چوریاں اور ڈاکے بھی حسب معمول عام ہیں ۔ جب کہ ابھی (تادمِ تحریر) ماہ صیام کا پہلا عشرہ چل رہا ہے۔

افطار پارٹیوں اور افطار ڈنرز پر غیبت عام ہے ۔شرم وحیا کا عالم یہ ہے کہ کبھی خواتین کم از کم رمضان

تکوین اجمالی للراسمال الثابت .... Gross Investment

میں سر ڈھانپ کر چلا کرتی تھیں اب وہ بھی مفقود ہے۔ ٹی وی پر تو جیسے ننگے ہونے کا مقابلہ چل رہا ہے۔ کسی خاتون کا سر ننگا ہے تو کوئی بازو اور سینہ ننگا کئے ہوئے ہے، کسی کا لباس تو پورا ہے مگر اس سے بدن پوری طرح جھلک رہا ہے۔ گفتگو میں کوئی حیا پیدا نہیں ہوئی، بلکہ بعض ٹی وی چینل تو پہلے سے زیادہ فحش پروگرام نشر کر رہے ہیں۔ اور تقریبا ہر "مقبول" چینل نے نامی گرامی فلم اسٹارز اور پاپولر قسم کی حیا باختہ خواتین اور جگلرز کو رمضان کے پروگرامز کا انچارج بنا رکھا ہے اور رمضان کے نام پر تفریحی پروگراموں نے ناچ گانے سے لے کر عریانی و فحاشی کا ہر حربہ اختیار کرنے کا لائسنس حاصل کرلیا ہے......ایک صاحب ایک روز فرما رہے تھے کہ اے آر وائی کے مذہبی چینل کیو ٹی وی کی وجہ سے اس کے مالکان کو جنت مل جائے گی......ہم نے کہا بجا، مگر انہی کے دوسرے چینلز سے پھیلنے والی برائی و بے حیائی کے نتیجہ میں جہنم کس کے کھاتے میں لکھی جائے گی؟ مالکان کے یا گونگے شیطانوں کے؟

کیا وہ اس لئے بخشے جائیں گے، کہ جہنم کی نوید سنانے والے مفتی کیو ٹی وی میں مقید کردئے گئے ہیں اور جہنم رسیدی کا کوئی فتوی آنے کا کوئی ڈر نہیں رہا یا یہ کہ یہ سارے مفتیان کرام مل کر آخرت میں سفارش کریں گے کہ حاجی صاحبان کو اس لئے معاف کردیا جائے کہ انہوں نے ہمارے حلوے مانڈے کا خوب اہتمام کر رکھا تھا سحریاں اور افطاریاں بھی اعلی پائے کی تھیں......اگر چہ ان کے دیگر چینلز بے حیائی ہی کو فروغ دے رہے تھے۔ ایک اے آر وائی ہی پر کیا موقوف ہے ہر ٹی وی چینل نے علماء کے لئے انٹرٹینمنٹ کا اہتمام کر رکھا ہے تاکہ کالا دھن سفید ہوتا رہے............

حاکم صالح نہ ہوتو قوم کا بگاڑ کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ مبلغ اور واعظ بے چارہ تو بس وعظ ہی کرسکتا ہے اور اس وعظ کو سننے والے طوعاً وکرھاً اگرچہ سر جھکائے اسے سن لیتے ہیں مگر گھر کا ماحول وہ بھی تبدیل نہیں کرسکتے کہ وہاں حکمرانی میڈیا کی ہے۔ اور اگر مبلغین، واعظین، علماء اور مفتیانِ کرام کا یوں بندوبست کردیا جائے کہ لو ایک ٹی وی چینلز سے تم بھی اپنی کہتے رہو مگر ہمارے دیگر چینلز کے بارے میں زبان مت کھولو اور ہمارے اس کاروبار کو بھی چلنے دو......اور علماء اس پر راضی وقانع ہوجائیں تو پھر صدائے حق کہاں سے بلند ہوگی؟ اللہ رب العزت ہم سب کو اور بالخصوص ہادیانِ قوم کو ہدایت نصیب فرمائے (آمین)

تمویل ذاتی .... Self Financing